This question paper contains 7 printed pages]

Your Roll No.......................

866

B.A. (PROGRAMME)/II/III **D**

(Language Course)

URDU LANGUAGE (A)

Time : 3 *Hours* *Maximum Marks* : 75

(*Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.*)

۱۔ مندرجہ ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح سیاق و سباق کے ساتھ کیجیے: ۱۵

(الف)

فارسی زبان میں مشہور مقولہ ہے کہ "تمنا را عیبے نیست" ایک ظریف نے کہا کہ دنیا میں مجھے کسی چیز کا رنج نہیں ہے کیونکہ امید مجھے ہمیشہ خوش رکھتی ہے۔ دوستوں نے پوچھا کہ کیا تم کو مرنے کا بھی رنج نہیں ہے اس نے کہا کہ کیا عجب ہے کہ میں کبھی نہ مروں کیونکہ خدا اس پر بھی

P.T.O.

قادر ہے کہ ایک ایسا شخص پیدا کرے۔ جس کو موت نہ ہو اور مجھ کو امید ہے کہ شاید وہ شخص میں ہی ہوں۔ یہ قول تو ایک ظرافت کا تھا۔ مگر سچ یہ ہے کہ زندگی کی امید ہی موت کا رنج ہم سے مٹاتی ہے۔ اگر ہم کو زندگی کی امید نہ ہوتی تو ہم سے زیادہ بدتر حالت کسی کی نہ ہوتی۔ زندگی ایک بے جان چیز کی مانند ہے جس میں کچھ حرکت نہیں ہوتی۔ امید اس میں حرکت پیدا کرتی ہے۔ امید ہی کے سبب سے انسان میں سنجیدگی اور بردباری اور خوش مزاجی کی عادت ہو جاتی ہے۔ گویا امید انسان کی روح کی جان ہے۔ ہمیشہ روح کو خوش رکھتی ہے اور تمام تکلیفوں کو آسان کر دیتی ہے۔ محنت پر رغبت دلاتی ہے اور انسان کو نہایت سخت اور مشکل کاموں کے کرنے پر آمادہ رکھتی ہے۔

(ب)

مرزا کے اخلاق نہایت وسیع تھے۔ وہ ہر ایک شخص سے، جوان سے ملنے جاتا تھا، بہت کشادہ پیشانی سے ملتے تھے۔ جو شخص

ایک دفعہ ان سے مل آتا تھا اُس کو ہمیشہ ان سے ملنے کا اشتیاق رہتا تھا۔ دوستوں کو دیکھ کر وہ باغ باغ ہو جاتے، اور ان کی خوشی سے خوش اور ان کے غم سے غمگین ہوتے تھے۔ اس لیے ان کے دوست ہر ملت اور ہر مذہب کے نہ صرف دہلی میں بلکہ تمام ہندوستان میں بے شمار تھے۔ جو خطوط انہوں نے اپنے وستوں کو لکھے ہیں ان کے ایک ایک حرف سے مہر ومحبت وغم خواری و یگانگت ٹپکی پڑتی ہے۔ ہر ایک خط کا جواب لکھنا وہ اپنے ذمے فرض عین سمجھتے تھے۔ ان کا بہت سا وقت دوستوں کے جواب لکھنے میں صرف ہوتا تھا۔ بیماری اور تکلیف کی حالت میں بھی وہ خطوں کے جواب لکھنے سے باز نہ آتے تھے۔ وہ دوستوں کی فرمائش سے کبھی تنگ دل نہ ہوتے تھے۔ غزلوں کی اصلاح کے سوا اور طرح طرح کی فرمائشیں ان کے بعض خالص ومخلص دوست کرتے تھے اور وہ ان کی تعمیل کرتے تھے۔

۲۔ ذیل کے شعری اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح کیجئے: ۱۵

(الف)

حسنِ بے پروا کو خود بین و خود آرا کر دیا
کیا کیا میں نے کہ اظہارِ تمنا کر دیا
بڑھ گئیں تم سے تو مل کر اور بھی بے تابیاں
ہم یہ سمجھے تھے کہ اب دل کو شکیبا کر دیا
ہم رہے یاں تک خدمت میں سرگرمِ نیاز
تجھ کو آخر آشنائے نازِ بے جا کر دیا
عشق سے تیرے بڑھے کیا کیا دلوں کے مرتبے
مہر ذرّوں کو کیا قطروں کو دریا کر دیا
کیوں نہ ہوں تیری محبت سے منور جان و دل
شمع جب روشن ہوئی گھر میں اُجالا کر دیا

(ب)

اک شوخ کرن شوخ مثالِ نگہِ حور

آرام سے فارغ صفتِ جوہر سیماب

بولی کہ مجھے رخصتِ تنویر عطا ہو

جب تک نہ ہو مشرق کا ہر اک ذرّہ جہاں تاب

چھوڑوں گی نہ میں ہند کی تاریک فضا کو

جب تک نہ اٹھیں خواب سے مردانِ گراں خواب

خاور کی امیدوں کا یہی خاک ہے مرکز

اقبالؔ کے اشکوں سے یہی خاک ہے سیراب

چشم مہہ و پرویں ہے اسی خاک سے روشن

یہ خاک کہ ہے جس کا خزف ریزہ درِ ناب

۳۔ کسی اردو اخبار کے مدیر (ایڈیٹر) کے نام نوکری کے لیے ایک درخواست لکھئے۔ ۱۵

۴۔ ذیل میں سے کوئی تین کی تعریف مثالوں کے ساتھ لکھیے : ۱۵

تشبیہہ۔ استعارہ۔ صنعتِ تضاد۔ تلمیح۔ حسنِ تعلیل۔

۵۔ شبلی نعمانی نے ''سرسید مرحوم اور اردو لٹریچر'' میں سرسید کے کن کارناموں کا تذکرہ کیا ہے؟ ۵

یا

افسانہ ''آنندی'' کی کردار نگاری پر روشنی ڈالئے۔

۶۔ عصمت چغتائی کی افسانہ نگاری کی اہم خصوصیت بیان کیجئے۔ ۵

یا

حسرتؔ کی غزل گوئی کی خصوصیات تحریر کیجئے۔

۷۔ ناصر کاظمی کی غزل گوئی پر مضمون لکھیے۔ ۵

یا

''ڈاسنہ اسٹیشن کا مسافر نظم کس شاعر کی لکھی ہوئی ہے؟ اس پر ایک مضمون تحریر کیجئے۔